بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت تلاوت سننے والے کو حاصل ہوگی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نماز فجر اور عصر کے بعد امام صاحب سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھتے ہیں، تو کیا امام صاحب کے ساتھ نمازی بھی فضیلت حاصل کرنے کے لئے آواز کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟ یا خاموشی کے ساتھ سننا واجب ہوگا؟ اور اگر نمازی خاموشی کے ساتھ سنیں تو کیا سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھنے والی فضیلت سننے والے نمازیوں کو بھی حاصل ہوگی؟

جواب

شرعی حکم یہ ہے کہ جو شخص تلاوت قرآن مجید سننے کی غرض سے موجود ہو، اس پر خاموشی کے ساتھ تلاوت سننا لازم ہوتا ہے، لہذا ایسے مقتدی جو نماز کے بعد امام صاحب کی تلاوت سننے کی غرض سے وہاں موجود ہوں، تو ایسے مقتدیوں کا خاموشی کے ساتھ تلاوت سننا واجب ہوگا۔ سن کر ساتھ پڑھنے میں بھی سننے کی غرض سے موجود ہونا ہے، لہذا امام صاحب کی تلاوت سن کر ساتھ ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔

نیز سورۂ حشر کی آخری تین آیات سے متعلقہ فضیلت والی احادیث میں "قرأ" یعنی پڑھنے کے الفاظ ہیں۔ صرف سننے والے کے لیے فضیلت کی کوئی صراحت احادیث میں موجود نہیں۔ لہذا یہ فضیلت صرف پڑھنے والے کو حاصل ہوگی، سننے والوں کو نہیں۔ نمازی بھی یہ فضیلت حاصل کرنا چاہیں تو امام صاحب کی تلاوت کے مکمل ہونے کے بعد خود سے ان آیات کو پڑھ لیں تاکہ انہیں بھی یہ فضیلت حاصل ہو جائے۔

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "ظاہر یہ ہے، واللہ تعالی اعلم کہ اگر کوئی شخص اپنے لئے تلاوتِ قرآن عظیم بآواز (بلند آواز سے تلاوت) کر رہا ہے اور باقی لوگ اس (تلاوت) کے سننے کو جمع نہ ہوئے، بلکہ اپنے اغراضِ متفرقہ میں (اپنے مختلف کاموں میں مصروف) ہیں، تو ایک شخص تالی (تلاوت کرنے والے) کے پاس بیٹھا بغور سن رہا ہے، (تو) ادائے حق (تلاوت سننے کا حق ادا) ہوگیا، باقیوں پر کوئی الزام نہیں اور اگر وہ سب اسی غرضِ واحد (تلاوت سننے) کے لئے ایک مجلس میں مجتمع (جمع ہوئے) ہیں، تو سب پر سننے کا لزوم چاہیے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 353، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

بہارِ شریعت میں ہے: "جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے، تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع بغرض سُننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 552، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سورہ حشر کی آخری آیات کی فضیلت سے متعلق جامع ترمذی، مسند احمد، سنن دارمی، المعجم الکبیر للطبرانی کی حدیث مبارک ہے: واللفظ للاول: ”عن معقل بن يسار، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «من قال حين يصبح ثلاث مرات **أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم»، وقرأ** ثلاث آيات من آخر سورة الحشر، وكل الله به سبعين ألف ملك يصلون عليه حتى يمسي، وإن مات في ذلك اليوم مات شهيدا، ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة“ **ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا** ”جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' کہا اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر اسی دن انتقال کر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اُسے پڑھے تو اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔ (جامع ترمذی، جلد5، صفحہ42، رقم الحدیث: 2922، دار الغرب الاسلامی- بیروت)

اس کی دوسری فضیلت ملاحظہ ہو، چنانچہ شعب الایمان میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارک ہے: ”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: **من قرأ** خواتيم الحشر في ليلة أو نهار فمات من يومه أو ليلته فقد أوجب الجنة“ **ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے رات یا دن میں سورۂ حشر کی آخری (تین) آیتیں پڑھیں اور اسی دن یا رات میں اس کا انتقال ہو گیا تو اس نے جنت کو واجب کر لیا۔ (شعب الایمان، جلد4، صفحہ 121، رقم الحدیث: 2271، مطبوعہ ھند)**

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1207

تاریخ اجراء: 05ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/22 مئی 2026ء